

توضیح

2:

کس چیز کے بیسے ہیں؟ اور غاموشی سے دینے کی نوبت کیوں آرہی ہے؟ اور سود کیوں حلال کرنا پڑے گا؟
براہ کرم ان تنقیحات کے جوابات کے ساتھ دوبارہ سوال لکھ کر امی میل کر دیں ان شاء اللہ حکم شرعی سے آگاہ کر دیا جائیگا۔

3:

کریڈٹ کارڈ کا اس طرح استعمال کہ اس پر سود لگنے سے قبل ہی اس کی ادائیگی کر دی جائے بلاشبہ جائز اور درست ہے اور اتنی تاخیر کرنا کہ سود لگے ہو جائے حرام ہے ایسی صورت میں کہیں سے غیر سودی قرض لے کر جان چھڑائی جائے۔ جبکہ کریڈٹ کارڈ پر ملنے والی ترغیبات کا وصول کرنا اور سالانہ عیس اور سروس چارجز اگر اجرت قتل کے مطابق ہو تو اس کا لین دین شرعاً ابھی جائز اور درست ہے۔

قال الله تعالى: أحل الله البيع و

حرم الربوا

وحي تفسير كبير: ثم إذا حل الدين طالبوا
المدينون برأس المال فأن تعذر عليه
الاداء زادوا من الحق والأجل فها هو الربا
الذي كادوا في الجاهلية يتعاملون به اه
(ص 91 ج 4)

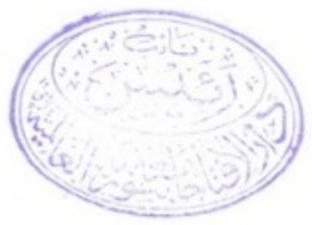
وحي الفقه الاسلامي: وإذا كانت الوكالة

بأجر أي يجعل فحكمها حكم الاجارات فيستحق
الوكيل الجعل بتسليم ما وكل فيه الى الموكل
ان كان مما يمكن تسليمه اه (ص 45 ج 5) والله تعالى اعلم

والله تعالى اعلم

بندہ قمر علی عباسی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ نبوریہ کراچی
۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ

کراچی
بندہ قمر علی عباسی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ نبوریہ کراچی
۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ



Handwritten signature